رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

زنانہ اخبار

مصباح

مہینے میں دو بار

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر
قاضی اکمل

چندہ
سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

جلد اول	یکم اکتوبر ۱۹۲۷ء ۴ ربیع الثانی ۱۳۴۶ ہجری	نمبر ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معزز خواتین ناظرات اخبار مصباح قادیان

السلام علیکم۔ آپ سب بہنوں کی خدمت میں جو اس اخبار مصباح کی خریدار ہیں میں مجلس استقبالیہ کی طرف سے دعوت دیتی ہوں کہ آپ سب بہنیں یا جو آپ میں سے شریک ہونا چاہیں وہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو لاہور آنکر انجمن دار الخواتین کی پہلی بنیادی زنانہ کانفرنس میں شریک ہوں۔ سب بہنوں کیلئے جو باہر سے تشریف لائینگی اطلاع ملنے پر قیام وطعام کا بندوبست انجمن کی طرف سے کیا جائیگا۔ اور اگر وہ بہنیں تاریخ اور وقت آمد سے اطلاع دینگی تو ریل پر بھی ان کا خیر مقدم کیا جائیگا۔ جو بہنیں باہر سے آنا چاہتی ہیں وہ ازراہ مہربانی ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۷ء تک ہمارے پاس اطلاع بھیجدیں تاکہ ان کی رہائیش وغیرہ کا معقول انتظام کیا جائے۔ اور وقت آمد کی اطلاع ۲۸ اکتوبر تک بھی بذریعہ تار دی جاسکتی ہے۔ تار کے لئے صرف اسیقدر پتہ کافی ہے:۔

Reception Women's Conference Lahore.

جو بہنیں کانفرنس میں تقریر یا نظم پڑھنا چاہیں وہ براہ مہربانی اپنا اپنا موضوع تقریر وغیرہ لکھکر ہمارے پاس بھیجدیں۔ اگر کوئی مقرر بہن خود کانفرنس میں شریک نہ ہوسکیں تو ان کی تقریریں ونظمیں وغیرہ پڑھکر سنادی جائینگی۔ اور رپورٹ کے ہمراہ بھی شائع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جائینگی۔ تقریر یا نظم وغیرہ کے لئے ذیل کے مضامین پر خاص توجہ فرمائی:-

(۱) اصلاح رسومات و بے جا مصارف۔

(۲) جہیز کے متعلق اور شادی بیاہ کے موقعہ پر بیجا مصارف کی اصلاح کے متعلق (جہیز کیا۔ کیسا اور کتنا ہونا چاہیئے)

(۳) بیٹیوں اور بیویوں کو شرعی احکام کے مطابق باپ اور خاوند کی جائداد سے حصہ ملنا چاہیئے۔

(۴) دیگر ممالک کی عورتوں نے کتنی ترقی کر لی ہے اور ہمیں ان سے کیا کیا سیکھنا چاہیئے۔

(۵) نکاح بیوگان کی تائید میں۔

(۶) ہمارا نصاب تعلیم کیا ہونا چاہیئے۔

(۷) مدارس میں لڑکی کی تعلیم و تربیت کا کیا طریقہ ہونا چاہیئے۔

(۸) ہندوستانی مسلم خواتین میں روح عمل پیدا کرنے کیلئے مناسب اور جوشیلے مضامین و اشعار وغیرہ۔

نوٹ - یہ مضامین ہمارے پاس ۱۵ اکتوبر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ دریافت طلب امورات کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجکر اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔ کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے ٹکٹ وغیرہ نہیں خریدنا پڑیگا۔

سیدہ - ح - بیگم - رضوی منزل - چوک نواب صاحب
اندرون اکبری دروازہ - لاہور
اخفرہ ح - بیگم - جوائنٹ سیکرٹری

جن بہنوں نے تاحال چندہ نہیں دیا - وہ جلد ادا فرمائیں - مینیجر

نوشہرہ میں لجنہ اماء اللہ کا قیام

الحمد للہ! کہ اسجگہ اب لجنہ اماء اللہ باقاعدہ طور پر قائم ہو گئی ہے، اور اسکے ہفتہ وار اجلاس نہایت اہتمام سے ہوتے ہیں۔ مستورات اپنی انجمن کو کامیاب بنانے کیلئے حتی الوسع کوشاں ہیں۔ چنانچہ اجلاس کے انعقاد میں انہماک اور شفقت سے کام لیتی ہیں۔

شروع شروع میں جب ہم نے اسکی بنیاد ڈالی تو یہ بات عورتوں کے ذہن نشین کر دیگئی تھی کہ انہیں مردوں کی توجہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہونا چاہیئے۔ ہم میں سے ایک دوست ہر ہفتہ انکے جلسہ میں تقریر کرتا۔ اس بندوبست کا اتنا اثر ہوا کہ کچھ دیر بعد عورتوں میں کام کرنیکی روح پیدا ہو گئی اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ اب لجنہ کا انتظام وغیرہ ہمہ تن انہیں پر چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

اب مستورات اپنے اجلاس کا خود بندوبست کرتی اور اسکی تمام کارروائی خود ہی سرانجام دیتی ہیں۔ پچھلے دو ہفتوں میں علاوہ ہفتہ وار جلسوں کے انہوں نے تین خاص اجلاس بھی کیئے ہیں۔ جنمیں غیر احمدی مستورات کو بھی مدعو کیا گیا۔ ہماری بہنیں اپنے اجلاس کیلئے جس ایثار اور قربانی سے کام لیتی ہیں قابل رشک ہے۔ بعض بہنیں دو دو میل کا سفر پیدل طے کر کے جلسہ میں حصہ لیتی ہیں۔ اسجگہ اہلیہ جناب بابو محمد شفیع صاحب و اہلیہ شیخ رحمۃ اللہ خاں صاحب خاکر خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنہوں نے اپنی شبانہ روز محنت سے قابل تقلید نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ خود دوسری عورتوں کے گھروں میں جاتی اور انکو اجلاس میں شامل ہونیکے لئے تحریک کرتی ہیں۔ یہ دونو بہنیں اپنے اندر تبلیغ اسلام کا ایک جوش رکھتی ہیں۔ اللہ تعالی مبارک کرے۔ اسکا نمونہ ذیل کا مضمون ہے جو ہماری محترم خواہر بہن نے حال ہی کے ایک خاص جلسہ میں پڑھکر سنایا ۔ والسلام

خاکسار ڈاکٹر محمد رمضان سیکرٹری تعلیم و تربیت
انجمن احمدیہ نوشہرہ

ایڈیٹر - ہمارے پاس ایک مضمون بھی پہنچا ہے۔ جو کسی دوسرے نمبر میں شائع ہو سکے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۷ء

ننھوں کی پرورش

(ملکہ فاطمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب)

سب سے اہم ذمہ واری جو عورت کے سپرد کیگئی ہے وہ بچوں کی پرورش ہے ایسے دل بہت کم ہونگے کہ ان میں حصول اولاد کی آرزو نہ ہو۔ اولاد انسان کے درخت زندگی کا پھل آنکھوں کا نور اور دل کا سرور گھر کی رونق نام چلنے کا ذریعہ ہے قدرت نے آدمی کے دل میں حصول اولاد کی خواہش پیدا کی اور اولاد کی پرورش میں طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کرنیکے لئے مامتا کا جوش دیا جو اسکو اپنے لخت جگر پر جان چھڑکنے میں سرگرم رکھتا ہے لیکن اس بات کو دیکھ کر سخت افسوس ہوتا ہے۔ عام خاندان کا ذکر تو کیا یہاں کے خاص گھروں اور بالخصوص پرانی روش کے پابند نوزاد بچوں کی صفائی اور تندرستی کا خیال بہت کم رکھتے ہیں۔ خوراک اور لباس کی بے احتیاطی کی وجہ سے بچے بیمار ہو جاتے ہیں اور بیماری میں بجائے مناسب علاج کے اور پرہیز کے ٹونے ٹوٹکے اتارے چڑھاوے جادو منتر جھاڑ پھونک وغیرہ کا وہ زور ہوتا ہے کہ الاماں۔ اس بے احتیاطی اور لاعلمی کا خوفناک نتیجہ رجسٹر اموات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بحساب اوسط یورپین اقوام کے ایک سال سے کم عمر کے بچے ہزار پیچھے اٹھاون مرتے ہیں ہندؤں کے تین سو پندرہ مسلمانوں کے تین سو تریسٹھ اس حساب سے قطع نظر کر کے میں جانتی ہوں کہ ایسے خوش نصیب والدین بہت کم ہونگے جنہوں نے معصوم بچہ کی مفارقت کا صدمہ نہ اٹھایا ہو۔

اب میں بچوں کی پرورش کے متعلق چند ایک باتیں آپکو بتاتی ہوں۔ انسان کا بچہ بالکل ننگا پیدا ہوتا ہے نہ حیوانوں کی طرح موٹی کھال نہ جسم پر بال۔ مگر جب وہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے۔ اسے ۹۹ درجہ تک گرمی پہنچتی رہتی ہے۔ باہر اسکو اتنی گرمی نہ سہی مگر اس سے تہائی تو ضرور ملنی چاہیئے۔ یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ سردی بچہ کی دشمن ہے۔ سو یہ ترکیب کرنی چاہیئے اگر سردی کا موسم ہو تو بچہ کو پیدا ہوتے ہی انگیٹھی کے پاس شیر گرم پانی سے بچہ کے جسم پر انڈے کی سفیدی یا پیئرسوپ ملکر نہلائیں بدن کو نہایت نرمی سے ملیں اور احتیاط رکھیں کہ ناک اور کان میں پانی نہ جائے۔ ناک نتھنوں اور رانوں کی گھاٹیاں خوب صاف کریں۔ اور آنکھیں گرم بورک لیوشن سے (ایک اونس گرم پانی دو گرین بورک ایسڈ ملا کر) دھوئیں اور اسی طرح دھوتے رہیں پھر خراب ہونیکا اندیشہ نہیں رہتا۔ نہلانے کے بعد بچہ کو نرم اور گرم تولیہ میں لپیٹ کر اسکو ہلکے ہلکے ہاتھ سے دبا کر بچہ کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدن خشک کریں انگلیوں کی جڑیں اچھی طرح خشک کریں - ململ کا تھوڑا ٹکڑا لیکر اسکو بیچ میں سوراخ کردیں اور کٹی ہوئی نال کے گرد پہنادیں اسکے اوپر ایک ململ کی گدی رکھ کر اوپر فلالین کی پٹی باندھ دیں اسی طرح بچہ کو ہر روز غسل دینا چاہیئے ٭

سب سے بہتر تو یہ ہے کہ ماں بچے کو اپنا دودھ پلائے اس میں ماں بچہ دونوں کا فائدہ ہے - ماں کا پہلے دو چار روز کا دودھ آئندہ دودھ سے بالکل مختلف ہوتا ہے وہ جلاب کی تاثیر رکھتا ہے اس سے بچے کا قبض سبزی مائل سیاہ رنگ کا پاخانہ آکر آسانی سے رفع ہوجاتا ہے اور بچہ کی انتڑیاں صاف ہوجاتی ہیں اگر پہلے دو تین روز کا دودھ بچہ کو دیا جائے تو پھر کسی جلاب وغیرہ کی ضرورت نہیں - لیکن اگر ماں جلدی دودھ نہ دے سکے تو بچہ کو بے خوراک نہیں رکھنا چاہیئے - بچے کو پیدا ہونے کے تھوڑی دیر بعد چند چمچے گرم پانی کے پلادیں - اگر ماں کو کافی دودھ نہ ہو تو گائے کے دودھ میں تین حصہ جوشیدہ پانی اور قدرے شہد ملا کر دیں اگر بچہ کو قبض ہو اور گرم پانی سے پیٹ صاف نہ ہو پھر یہ گھٹی دینی چاہیئے - بڑی ہڑ - چھوٹی ہڑ - منقے -

۲ ماشہ ۲ ماشہ ۳ ماشہ

بادگھمہ - عناب - سونف - گلاب کے پھول

۲ ماشہ ۴ دانے ۴ ماشہ ۲ ماشہ

گلاب کا زیرہ - انارکلی - املتاس -

۲ ماشہ ۲ ماشہ ۳ ماشہ

ان سب کو تین چھٹانک پانی میں بھگو کر مٹی کی کھلیا میں پکالیں اور پلانے کے وقت ذراسی مصری ملا کر کپڑے کی بتی سے چساویں - ایک دفعہ بنائی ہوئی سارا دن کام آسکتی ہے جب یہ چیزیں پنساری سے خرید کر لاویں تو انکو اچھی طرح دیکھ بھال لیں - کہ کوئی چیز گلی سڑی میلی گندی کھائی ہوئی نہ ہو - اگر گھٹی دینے سے دن میں تین مرتبہ سے زیادہ بچہ کو پاخانہ آئے تو گھٹی بند کردینی چاہیئے - حتی الوسع ماں کے دودھ کے بغیر بچے کو کوئی چیز دینا مناسب نہیں - ماں کا دودھ ہی اکیلی ایسی چیز ہے جس میں نوزاد بچہ کی تندرستی کی تمام شرطیں موجود ہیں - جو کہ ننھے بچے کی تندرستی کے موافق ہیں - ماں کے دودھ کی ترکیب دوسرے حیوانوں کے دودھ سے مختلف ہوتی ہے اسی سبب سے وہ سب دودھوں سے ممتاز ہے منجملہ ان امور کے یہ تین امر نہایت اہم ہیں -

(۱) ماں کا دودھ بلاواسطہ سیدھا چھاتی سے نکلکر بچے کے منہ میں آتا ہے -

(۲) یہ ہر ایک قسم کی ملاوٹ سے اور ہر ایک مضر چیز کی آمیزش سے پاک ہے -

(۳) یہ کہ اسکی حرارت کا درجہ ہمیشہ قائم و برقرار رہتا ہے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام ماؤں کی چھاتیوں میں دودھ اترتا ہے۔

لیکن بعض ایسی عورتیں ہیں۔ وہ اپنے بچے کو دودھ نہیں پلا سکتیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ بچے کو گائے کا دودھ پلا دیں۔ بچے کو دودھ پلانے کی تعداد ۲۴ گھنٹے میں چھ یا آٹھ مرتبہ سے بڑھنے نہ پائے اور ایک بار میں تقریباً ۱۰ منٹ سے زیادہ دیر تک پلایا نہ جائے۔ بچے کو دن میں ہر چار یا تین گھنٹہ کے بعد ایک بار دودھ پلانا واجب ہے۔ رات میں اسکو چھ یا آٹھ گھنٹے آرام دینا چاہیئے۔ بچے کی نیند میں دودھ پلانے کے لئے خلل نہیں ڈالنا چاہیئے۔ بچہ جتنا دودھ پیتا ہے۔ اس کی مقدار بہت مختلف ہوتی ہے۔ مگر یہ مقدار ہر بچہ کے یوم ولادت سے اگلی عمر کا پہلا مہینہ ختم ہونے تک بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کرتی جاتی ہے۔ اس لئے پہلے دن یہ مقدار قریب ۲ بیس چھوٹے چمچوں کے ہوتی ہے۔ اور پہلے مہینے کے آخر میں تقریباً ۵ اچھا تا تک پہنچ جاتی ہے۔ اور آگے نہیں بڑھتی۔ ننھے بچے کے لئے اس کے لئے ماں کے دودھ کے بعد بہترین دودھ گائے کا ہے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ یہ دودھ پاک صاف ہو۔ ہندوستان میں یہ بڑا مشکل امر ہے۔ کیونکہ یہاں دودھ بچے کو پہنچنے سے پہلے بہت ناصاف ہاتھوں سے ہو کر گذرتا ہے۔ اور کئی چیزوں سے آلودہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس کے غذا دینے والے مادے اس میں سے نکال لئے جاتے ہیں۔ اور ناصاف پانی اس میں بڑھایا جاتا ہے۔ ان اسباب سے دودھ میں بہت سی خرابی ڈالنے والے جراثیم پیدا ہو کر بچے کو بیمار بنا دیتے ہیں۔ یا اس کی موت کا ذریعہ بنتے ہیں ان مفسد جراثیم کو فنا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دودھ کو بہت اچھی طرح جوش دیا جائے۔ پھر اسے مضبوط ڈھکنے سے بند کر کے رکھا جاوے۔ جب دیا جائے۔ تو بچہ کو پوری صفائی سے دیا جاوے۔ دودھ کو صاف برتن میں ڈالکر آگ پر چڑھا دیا جائے۔ اور جب اس پر جھلی سی آجاوے۔ تو اس کو کسی صاف چمچہ سے اتار لیا جاوے۔ اس کے بعد اس کو پانچ منٹ اور آگ پر رہنے دیا جاوے۔ اور پھر اس کو دوسرے برتن میں کر دیا جائے۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ)

مسئلہ تعدد ازواج

شکوہ کرنے کی تھی نہ خواہش
پر طبیعت ہی کچھ بھر آئی آج،

روز اوّل سے ہی مردوں نے تمام جہاں کی برائیوں کی بنا عورتوں کو ہی ٹھیرایا۔ شروع ہی سے اس کمزور و بیکس فرقے کے ناتواں سروں پر ساری دنیا کے عیوب منڈھ دیئے۔ ہمیشہ ہی سے اس وفادار و مطیع ہستی کو آنکھوں کا خار اور مار آستین سمجھا۔ اسے اپنی ترقیوں کے راستے میں روکاوٹ قرار دیا۔

یہ بیکس فرقہ کس مپرسی کی حالت میں اور مردہ بدست زندہ کی مثال عمر کاٹ رہا تھا۔ کہ ارحم الراحمین معبود دو جہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی رحمت جوش میں آئی۔ اور اس حقیر و ذلیل فرقہ پر اس کا فضل۔ اس کی عنایت۔ اس کا رحم گھنگھور بادل بنکر چھایا۔ اور خوب برسا۔ ایسا کہ اس سوکھی جنس کو نہال کر گیا یعنی خاتم الانبیاء کا ظہور پرنور ہوا۔ جس کی طفیل ان مردہ ہستیوں نے زندگی پائی۔ آپ نے دنیا کی طاقت یعنی مردوں کو بتلایا کہ یہ ہستیاں جن کو تم نے بد سے بدتر سمجھ رکھا ہے۔ یہی تمہاری راحت و تسکین کا باعث ہیں جنھیں تم حقیر جانتے ہو۔ یہی جنت کا پھل ہیں۔ ہاں جن کو تم سد راہ خیال کرتے ہو۔ انہیں کی مدد سے تم اوج سعادت حاصل کر سکو گے۔ یہ جواہر ہیں۔ جن کو تم نے اپنی کج فہمی سے سنگریزے سمجھا ہے۔ یہ دُرِّ بے بہا ہیں۔ ان کی قدر پہچانو۔ تو تمہارے گھر کی زینت اور بہار بنیں گیں۔ انکو علم سے صیقل کرو۔ تو یہ چراغ بن کر تمہاری ترقی کی راہ سے اندھیرا دور کر دینگی۔ اور تم بآسانی اپنی منزل طے کر سکو گے ؎

اس رسول مقبول کی آواز کو جب مردوں نے دل کے کانوں سے سنا۔ سمجھا۔ اسپر عمل کیا۔ اپنے سابق رویہ کو چھوڑ دیا۔ تو مخفی نہیں۔ کہ انہوں نے دنیا میں کیسی ترقی کی۔ دنیا کی طاقتو! یاد کرو کہ جب تم نے نبی برحق کے ارشاد کے مطابق برتاؤ کیا۔ تو اسی ذلیل ترین جنس نے تم کو آدھا دین سکھایا۔ تمہیں ترقی کی راہیں سجھائیں۔ جب تم نے دشمنوں کو پشتیں دکھائیں۔ تو انہیں ناقص العقل ہستیوں نے تم میں غیرت پیدا کی۔ کہ تم پھر دشمنوں کی صفوں پر اُلٹے۔ انہیں کی مدد سے جہاں سے تم پشتیں دکھا کر بھاگے تھے۔ وہاں کے بادشاہ بن گئے۔ اور جہاں سے تم نے شکست کھائی انہیں کی مدد سے وہاں کے فاتح بنے ؎

اب تم روتے ہو۔ کہ ہماری عورتیں ویسی نہیں ہیں جیسی کہ اب سے تیرہ سو سال قبل تھیں۔ سوچو کہ کیا تم خود زمانہ سلف کے مردوں کی مانند ہی ہو۔ کیا تمہارا برتاؤ ہمارے ساتھ ویسا ہی ہے ؎

تیرہ سو سال پیچھے کے زمانہ کا ایک ورق دکھا کر زمانہ حاضرہ کی حالت کا مطالعہ کرنے کے لیئے اپنے معزز بزرگوں اور بھائیوں کو توجہ دلاتی ہوں کہ غور فرمائیے۔ ملزم کون ہے ؎

مورخہ ۲ جون کے الفضل میں آپ نے ایک مضمون زیر عنوان "تعدد ازدواج کا پر حکمت قانون" پڑھا ہوگا۔ یہ مضمون اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت عمدہ ہے۔ ہمیں صاحب مضمون کے خیال و دلائل کے ساتھ کلی اتفاق ہے۔ مگر اس میں چند باتیں صاحب مضمون نے ایسی کہی ہیں۔ کہ جیسی آج کل کے مردوں سے اُمید ہونی چاہیئے۔ یعنی اس میں خواہ مخواہ عورتوں کو کوسا ہے۔ کہ وہ اسپر عمل کرنے میں رکاوٹ ڈالتی ہیں۔ مگر رکاوٹ ڈالنے کی وجہ نہیں یہ نہیں بتلایا۔ کہ ہماری ہی مہربانیاں ہیں۔ کہ ہم اسپر عمل کرتے وقت عدل و انصاف کو بالائے طاق

رکھ دیتے ہیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں۔ تو کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ مگر انہوں نے یہ وجہ نہیں تبلائی۔ یہ کہا۔ کہ اس رکاوٹ کا باعث یہ ہے کہ عورتیں عمدہ کھانوں اور لباسوں کی شوقین اور عیش پرست ہوگئی ہیں *

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے معزز کرم فرمانے نہایت زوردار تحریک نکاح ثانی کے لئے اپنے بھائیوں کو کی ہے۔ آپنے مثنیٰ و ثلاث و ربع پر نہایت مؤثر رنگ میں زور دیا ہے۔ اور اپنے بھائیوں کو اس ارشاد پر چلانے کے لئے رہبری کا حق پورا پورا ادا کیا ہے۔ آپنے اس ارشاد (مثنیٰ۔ ثلاثہ و ربع) پر عمل نہ کرنے والے کو خوب خوب ڈرایا ہے۔ ایک صحابی رضہ کی مثال پیش کر کے کہ باوجود کوئی ذریعہ معاش نہ رکھنے کے نکاح ثانی پر آمادہ ہوئے۔ اپنے ہم جنسوں کو زبردست تحریک اس امر کے لئے کی کہ مثنیٰ و ثلاث پر آپ بھی فوراً سے پہلے عامل ہوں۔ اور فرمایا کہ "اے برگزیدہ قوم! اگر تم اس ارشاد پر عمل نہ کروگی۔ تو اور کس سے توقع رکھتے ہو" (بیشک) پھر یہ کہ جس طرح ہوسکے "اسلام کے ہیرو" بڑھاؤ (بیشک) اور تاکید فرمائی۔ کہ اس امر میں "بودے" ثابت نہ ہو *

ہم بھی اس ارشاد پر ایمان رکھتی ہیں کہ قرآن پاک کا یہ ارشاد جس رنگ میں ہے۔ وہ ہمارے لئے ہر طرح اور ہر لحاظ سے مفید و بہتر ہے۔ جو اس کے پرحکمت ہونے میں شک کرے وہ کافر۔ آپ نے سوئی ہوئی قوم کو بیدار کیا۔ اس ارشاد پر عمل کی تحریک فرمائی۔ آپ کی درد بھری صدا خدا کرے۔ جلد سے جلد بار آور ہو *

مگر میری التماس یہ ہے۔ کہ جب سے یہ ارشاد نازل ہوا۔ اس پر عمل ہونے لگا۔ ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ اغیار بھی اس پر ہی عمل کو ناموزوں سمجھ رہے ہیں۔ اور سمجھنا بھی چاہیئے۔ جب دشمن اس پر آمنّا کہہ رہا ہے۔ تو کیا ہم ایمان رکھنے والیاں اس سے انکار کرینگی۔ نعوذ باللہ۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔ اس پر عمل ہوتا رہا اور ہو رہا ہے۔ اگرچہ ہمارے مہربان اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اکثر دوسرے ارشاد "اِعْدِلُوا" کو پس پشت کر دیتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہم راضی برضا ہیں *

ہمارے اس صبر اور اپنے اس ظلم کے ہوتے ہوئے بھی اس مضمون میں ہمارے معزز محترم نے بجائے ہمارے حقوق کی حفاظت کرنے اور مردوں کو توجہ دلانے کے الٹی ہمارے ہی سروں پر خاک ڈالی۔ کہ آج کل کی لیڈیوں کے سینوں میں گذشتہ زمانہ کی محصنات کے سے ایمان نہیں۔ آہ! کیا انصاف اسی کا نام ہے *

مثنیٰ و ثلاثہ کے ساتھ عدل و انصاف کی شرط بار بار قرآن و حدیث میں آئی۔ لیکن آپنے مثنیٰ و ثلاثہ کو تو خوب واضح کر کے بتایا۔ پر عدل کی تفسیر اپنے بھائیوں کو کچھ بھی نہ سمجھائی۔ صرف دھیمی آواز میں اعدلوا ھوا قرب کہہ کر تیزی کے ساتھ وہاں سے گذر گئے۔ البتہ ولن تستطیعوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان تعدلوا بین النساء کو اچھی طرح سمجھا یا اور کان اللہ غفوراً رحیما سے ان کا حوصلہ بڑھا مگر دوسرے مقام کا ارشاد فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ کو بالکل نظر انداز کر دیا کیا یہ یک طرفہ ڈگری نہیں؟ ہمیں دستی میں نکاح ثانی کی مثال صحابہ رضہ سے پیش ہو سکتی تھی۔ مگر دو دو تین تین۔ چار چار سے کوئی معاشرتی مثال نہ مل سکی۔ آپ کہیں گے کہ یہاں اسلام کے ہیرو بڑھانے کی تحریک مدنظر تھی۔ سو وہ پوری کی۔ مگر یہ آپ سے پوشیدہ نہیں کہ جہاں کہیں بھی اللہ رسول نے یہ ارشاد فرمایا وہاں اعدلوا کا ارشاد ساتھ ساتھ رہا۔ اسی لیئے کہ آپ لوگ اسپر کان دھرنے کو تیار نہیں۔

ہمارے معزز مہربانو! ہمیں تو ناقص العقل اور ناقص الدین ہونے کا سارٹیفکیٹ ملا ہی ہوا ہے (اگرچہ سارٹیفکیٹ کے ہوتے ہوئے بھی ہم اس عدول حکمی کی مرتکب نہیں ہوتیں۔ اور نہ خدا کرے ہوں جس طرح کامل الایمان اور ہمارے قوام ہوتے ہیں)۔

اگر ہم سے لغزش ہو جائے۔ وہ اتنی زیادہ قابل گرفت نہیں جتنی کہ کامل الایمان قواموں کی لغزش قابل گرفت ہے۔ اگر آج کل کی لیڈیوں کے سینے نور ایمان سے خالی ہیں۔ اور وہ سوکنوں کو برداشت نہیں کر سکتیں۔ تو اپنے سینوں کو نور ایمان سے چمکا کر رکھنے والے حضرات ہمیں بتائیں کہ آپ صحابہ سے کتنی مشابہت رکھتے ہیں؟ اور کہاں تک عدل و انصاف قائم کرتے ہیں۔ کتنے صحابہ رضہ کی مثالیں ہمارے سامنے کرتے ہیں؟ یقیناً آپ میں سے اکثر اس کا عملی جواب دینے سے قاصر ہونگے پس جب آپ کامل الایمان اور کامل العقل ہوتے ہوئے اس حکم سے غفلت اور کوتاہی کر گئے۔ تو ہم سے کیا گلا؟ (گو ہم کو اس بارے میں آپکے اس نقش قدم نہ چلنا چاہیئے۔ مگر آخر ناقص العقل ہیں) آپ ہمارے سامنے صحابہ رضہ کی مثال پیش کرتے ہیں۔ ہم اسپر صدق دل سے آمنا کہتی ہیں۔ مگر آپ عدل کے راستہ کو بھول رہے ہیں۔ اس لیئے ہمیں اجازت ہونی چاہیئے۔ کہ ہم بھی آپ کو ایسی ہی مثال سے راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔ آؤ دیکھو ہمارے اور اپنے امام پیشوا اور خلیفہ کی اسوہ حسنہ کو۔ پھر اپنے گریبانوں میں منہ ڈالو۔ اور آیندہ ہم پر سب و شتم کرنا چھوڑ دو۔ پورے پورے رب العادین جاؤ۔ کہ دیکھتے ہی ہم کہہ اٹھیں۔ کہ لاریب یہ قوامون کہلانے اور بننے کے مستحق ہیں۔ ہمارے حقوق دیانت کے ساتھ ہمیں دے دو۔ اس میں لیت و لعل نہ کرو۔ تا ہمیں معلوم ہو جائے۔ کہ کسی کے حقوق غصب کرنا گناہوں میں سے ہے۔ جس طرح ہم سے عدل و انصاف اور مساوات برتنے کے لئے اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا ہے اسی طرح ہم سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیش آئیں۔ کہ ہمیں احساس ہو۔ کہ عائد شدہ حقوق کی ادائیگی میں کمزوری دکھانا خدا اور رسول کی ناخوشی کا موجب اور قوم کے خسارے کا باعث ہے۔ جب آپ بموجب حکم الٰہی کے ہو جائینگے۔ تو یقین جانئے ہم آپ سے بڑھکر ان ارشادات پر مضبوط نظر آئینگی۔ مگر موجودہ صورت میں ہم سے شکوہ فضول شکایت بے جا ہے ٭

لکھنے کو یہ مضمون لکھ دیا۔ مگر پھر خیال آیا کہ اب اس کو شائع کرنے کے لئے کس اخبار کو دوں جہاں تک نظر جاتی ہے۔ مردوں ہی کا تسلط ہے بھلا وہ اپنے خلاف شکایت کیوں درج کرینگے آخر مصباح ہی کا خیال آیا۔ اگرچہ اس کے ایڈیٹر صاحب فرقہ اناث سے تو نہیں۔ مگر اخبار تو نسوانی ہے۔ گو اس اخبار میں بھی ایک مرتبہ ایک بہن نے "عورت" کے متعلق کچھ لکھا تھا۔ مگر ایڈیٹر صاحب اس کو حذف کر گئے۔

میں ایڈیٹر صاحب سے امید کرتی ہوں کہ وہ میرا یہ مضمون حذف کی دست برد سے بچالیں گے۔

راقمہ ۔۔ ۔۔ ۔۔

چند فرو گذاشتیں پچھلے پرچے میں میری غیر معمولی بیماری کی وجہ سے نوشہرہ کے چندہ کی فہرست دوبارہ چھپ گئی۔ نیز بعض الفاظ غلط چھپے۔ مثلاً بٹالوی کی بجائے بٹلوی جس کا مجھے افسوس ہوا جتی الوسع احتیاط کی جاتی ہے (اکمل)

مسلمان بہادر عورتیں

اُم آبان

یہ معزز خاتون عتبہ بن ربیعہ کی لڑکی اور حضرت آبان بن سعید کی پیاری بیوی تھیں۔ بروز جنگ اجنادین واقع ملک شام ان کا نکاح آبان رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا جب ان کے خاوند جنگ دمشق میں شہید ہوئے۔ تو اس وقت ان کے ہاتھوں کی مہندی کا رنگ باقی تھا۔ اور ان کے کپڑوں سے خوشبو عطر عروسی آتی تھی۔ اس لڑائی میں وہ پا پیادہ اس جنگی عورتوں کی جماعت میں تھیں۔ جن کی خاندانی شجاعت مشہور و معروف تھی۔ جب انہوں نے اپنے شوہر کے شہید ہونے کی خبر سنی۔ تو وہ گھبرا کر رزم گاہ کی طرف چلیں دامن الجھنے کی وجہ سے وہ اس وقت قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتی تھیں۔ اس پریشان حالی سے جب گرتی پڑتی لاش پر آئیں تو انہوں نے بجز صبر و شکر کے اور کوئی کلمہ اپنی زبان سے نہ نکالا میت سے مخاطب ہو کر صرف اتنا ہی کہا۔ کہ "جو کچھ تمہیں عطا ہوا۔ وہ تمہیں مبارک ہو۔ تم حور عین کے پاس اپنے پروردگار کے پڑوس میں گئے جس نے ہمیں اور تمہیں ایک جا جمع کیا تھا۔ اور پھر جدا کر دیا۔ خدا کی قسم میں یہاں تک جہاد کرونگی کہ تم سے مل جاؤنگی کیونکہ میں تمہارے پاس آنے کی خواہشمند ہوں۔ نہ میں تم سے بے پرواہ ہوں۔ اور نہ تم مجھ سے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن خدا نے میرے عیش کو منغص کیا - حرام ہے کہ تمہارے بعد کوئی مرد مجھے چھوئے - میں نے اپنے نفس کو خدا کی راہ میں دیدیا - قریب ہے - کہ میں تم سے ملوں اور اُمید ہے کہ یہ امر جلد واقع ہو" ٭

راوی نے بیان کیا - کہ اُم آبان سے زیادہ صابر کوئی شخص دیکھنے میں نہیں آیا - تجہیز وتکفین کے بعد اُم آبان نے اپنے شوہر کی لاش اسی مقام پر دفن کی - جہاں وہ شہید ہوئے تھے - اور ان کے جنازہ کی نماز خالد بن ولید اور دوسرے دلاوران اسلام نے پڑھی انکی قبر مشہور ہے - جب وہ خاک میں چھپا دئے گئے تو پھر اُم آبان ان کے لئے نہ روئیں - اور نہ وہاں ٹھہریں وہ اپنے ہتھیاروں کے پاس آئیں - اور ان سے اپنے آپ کو مسلح کیا - انہوں نے ڈھال اور تلوار لگائے ڈھاٹا باندھا - اور وہ اپنی زنانہ ہیئت مردانہ وضع کے ساتھ بدلکر میدان کارزار میں پہنچیں - پھر انہوں نے اس دروازے کو لوگوں سے دریافت کیا جسپر ان کے شوہر مارے گئے تھے - یہ دروازہ توقا کے نام سے مشہور تھا - جو ہرقل بادشاہ کا داماد تھا - اور اسی نے انہیں شہید کیا - وہ شرجیل بن حسنہ کی جماعت میں مل گئیں - اور کافروں سے ایک سخت جنگ کی - اُم آبان کو فن تیراندازی میں کمال تھا ٭

حضرت شرجیل بن حسنہ نے بیان کیا ہے - کہ بروز جنگ دمشق در توقا پر میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں صلیب تھی - یہ رومی سردار توقا کے آگے تھا - اور ہماری طرف اشارہ کرکے کہتا تھا کہ "اے خداوند صلیب کو اور اس شخص کو جس نے اس سایہ میں پناہ لی ہے - مدد دے - اور اے خداوند مسیح کو ظاہر کر اور ان پر غلبہ دے" شرجیل کہتے ہیں کہ میں اسکی طرف دیکھ ہی رہا تھا - کہ اُم آبان نے تیر چلایا - جو ٹھیک نشانہ پر لگا - اسی وقت اس رومی کے ہاتھ سے صلیب گر پڑی - جس میں چمکتے ہوئے جواہر جڑے تھے ٭

جب یہ صلیب مسلمانوں کے ہاتھ میں آگئی تو عیسائیوں کے دل پر سخت چوٹ لگی - جوش مذہبی سے آگ ہو کر انہوں نے بحیثیت اجتماعی لشکر اسلام پر ایک نہایت سخت حملہ کیا - اور صلیب کو حضرت شرجیل بن حسنہ کے ہاتھ سے چھیننا چاہا ٭

راوی نے بیان کیا ہے - کہ جب شرجیل بن حسنہ نے توقا کو بہت ہی غصہ کے ساتھ اپنی طرف حملہ آور دیکھا - تو انہوں نے زمین پر صلیب پھینکی - اور اپنی تلوار میان سے کھینچ لی - اور اس کے مقابلہ کو آگے بڑھے توقا نے صلیب کو زمین پر پڑا دیکھ کر اپنے بہادران لشکر کو آواز دی - اس آواز پر اس کے سپاہی بغرض کمک اس کے پاس آگئے - جب اُم آبان نے یہ ماجرا دیکھا تو انہوں نے اپنے لشکر کے غازیوں سے پوچھا "یہ کون شخص ہے - جو لشکر اسلام پر اس سختی سے حملہ آور ہے" لوگوں نے کہا "یہ بادشاہ ہرقل کا داماد توما ہے - جس نے تمہارے خاوند سعید بن العاص کو قتل کیا ہے" یہ سنکر اُم آبان نے سخت حملہ کیا - اور وہ توما کے قریب دوڑ کر پہنچیں - انھوں نے اپنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیر کمان میں جوڑ کر توما کی طرف چلایا۔ یہ دیکھ کر چاروں طرف سے کفار رومیوں نے اُم آبان کو گھیر لیا۔ اور ان پر وار کرنے لگے لیکن اُم آبان نے انکی جانب ذرا بھی توجہ نہ کی۔ اور پھر ایک تیر کمان میں جوڑ کر ان کے افسر توما کی طرف سیدھا کیا۔ جب بسم اللہ کہکر انہوں نے تیر چھوڑا۔ تو وہ اس وقت توما کی بائیں آنکھ میں جا کر لگا۔ جبکہ وہ شرجیل حسنہ پر غالب ہوا ہی چاہتا تھا۔ اور صلیب اُٹھانے ہی کو تھا۔ اس تیر کے لگتے ہی وہ پیچھے پھرا۔ اور اُم آبان نے دوسرا تیر کمان میں جوڑنا چاہا۔ لیکن توما کے ہمراہیوں نے اسے اپنی ڈھالوں میں چھپا لیا :

واقدی کا بیان ہے۔ کہ پھر اُم آبان نے ایک دوسرے کے تیر مارا۔ جو اس کے سینے میں لگا۔ اس کے زخم سے وہ زمین پر گر پڑا۔ پھر انہوں نے اسپر دوسرا تیر چلایا۔ جو اس کی گردن میں لگا اور وہ اس کے صدمہ سے راہیٔ ملک عدم ہوا۔

جب توما اُم آبان کا تیر کھا کر میدان جنگ سے بھاگا۔ تو اس نے اپنے شہر میں پہنچ کے دم لیا۔ تیر اس کی آنکھ میں اس زور سے آکر بیٹھا تھا کہ اس کا نکالنا دشوار تھا۔ اس کی قوم کے بڑے بڑے معزز نصرانی جو اس کے گرد جمع تھے اس تیر کے نکال لینے کی کوشش کرتے تھے۔ مگر وہ توما کی آنکھ سے نہیں نکلتا تھا۔ اور توما درد سے نالہ و فریاد کرتا تھا۔ جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ تو تیر کاٹ دیا گیا۔ اور اس کا پیکان آنکھ ہی میں قائم رہا اس زخمی آنکھ پر پٹی باندھے جانے کے بعد اس سے میدان جنگ میں پھر جانے کے لئے کہا گیا۔ لیکن اس نے دروازے سے باہر قدم نہ رکھا :

خالد بن ولید کو اُم ابان کی اس بہادری اور توما کے زخمی ہونے۔ صلیب کے آنے سے بڑی خوشی ہوئی۔ جب آدھی رات ہوئی۔ اور میدان کارزار بدستور گرم رہا۔ تو ہر ایک شخص اپنے قریب والے آدمی سے لڑنے لگا۔ اور اپنے پرائے کی کوئی تمیز باقی نہ رہی۔ اُم آبان شرجیل بن حسنہ کے ساتھ تھیں۔ اور وہ متواتر لشکر مشرکین پر تیر چلاتی رہیں۔ جب صرف ایک ہی تیر ان کے پاس باقی رہا۔ تو وہ اسے لیکر لشکر مخالف کے دائیں بائیں دیکھنے لگیں۔ اتنے میں ایک رومی آدمی ان کے قریب آیا۔ اُم آبان نے پھرتی سے یہ تیر اس کی طرف چھوڑا۔ جو اس کے سینہ میں جا کر بیٹھا تیر کے لگتے ہی اس رومی آدمی نے اپنی قوم کو آواز دی۔ اور اُم آبان پر جھپٹ کر حملہ کیا۔ اس کی آواز سُنتے ہی اس کی قوم اس کی اعانت کے لئے پھری۔ اور ناگہاں دوڑ کے اُم آبان کو گرفتار کر لیا۔ مگر اس مسلمان بہادر عورت کے تیر کا گھائل پھر جانبر نہ ہوا :

جب رومی اُم آبان کو قید کر کے لے چلے تو دفعتہً مسلمانوں کی ایک جماعت نے اس واردات کو دیکھا۔ ان میں سے عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور آبان بن عثمان رضی اللہ عنہم نے یہ ملاحظہ فرما کے کہ اُم آبان کو دو سوار رومی پکڑے ہوئے لئے جاتے ہیں۔ کافروں پر جھپٹ کر حملہ کیا۔ اور اُن دونوں رومی سواروں کو قتل کر کے اُم آبان کو رہائی دی ؛

اس لڑائی کے علاوہ اُم آبان اور معرکوں میں بھی شریک ہی ہیں۔ اور کئی مقامات پر دشمنوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئی ہیں۔ اس تاریخی واقعہ سے ثابت ہے کہ مسلمان عورتیں بھی مردوں کے ہم رکاب ہو کر فوجی کاموں میں حصہ لیتی رہی ہیں۔ اور برابری کا مقابلہ کرتی تھیں کیونکہ یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت خلافت میں گذرا ہے۔ اور انہیں کے زمانہ میں اور عورتیں بھی لڑائیوں میں شریک ہوئی ہیں ؛

اس وقت زمانہ فوجی لڑائی کا نہیں ہے کہ جو ہم فوج میں داخل ہو کر اپنے مردوں کا ساتھ دے سکیں مگر ہم کو تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارے مرد کس کام میں لگے۔ اور ان کو کس امداد کی ضرورت ہے۔ پس جس کام میں وہ لگے ہوں۔ اور جس امداد کی ضرورت ہو۔ اسی میں شامل ہو کر ان کا ہاتھ بٹانا ہمارا فرض منصبی ہے ؛

جمیلہ خاتون از کرنال ؛

عید میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(ایک احمدی خاندان کا نیک نمونہ)

معزز بہنو! اسلام میں جمعہ کے سوا صرف دو ہی عیدیں ہیں۔ ایک تو عید الفطر اور دوسری عید اضحیٰ۔ مگر ہندوستان کے مسلمان کئی اور عیدیں مختلف رسومات کے ساتھ مناتے رہتے ہیں۔ یہاں پر ہر سال عید میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم منائی جاتی ہے۔ مگر اس سال اس بدعت میں ایک نیا اضافہ ہوا ہے۔ وہ یہ کہ ہمارے شہر حیدر آباد میں چھوٹے بڑے مکانات اور مساجد میں خوب روشنی کی گئی۔ اندازاً پچاس ساٹھ ہزار روپیہ کا خرچ ہوا ہو گا۔ اس کارروائی کا مقصد یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ غیر اقوام پر اس طرح ہماری محبت جو ہم سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے رکھتے ہیں۔ اس کا اظہار ہو جائے۔ یہ روشنی دیکھنے کے لئے ہزارہا لوگ گئے۔ موٹر تانگے وغیرہ سواریوں کا بھی صدہا روپیہ کا خرچ ہوا ہو گا۔ ہمارے مکان کے سب غیر احمدی رشتہ دار چھوٹے بڑے مرد و زن سیر دیکھنے کے لئے دو موٹروں میں گئے تھے۔ ہم کو بھی ایک اور موٹر منگوا کر چلنے کے لئے بہت کچھ کہا گیا۔ مگر ہم نے خیال کیا کہ ہم احمدی ہیں۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا ہے۔ ہم بھی اسی طرح فضول کاموں میں شریک ہوتے رہے اور بے جا خرچ کرتے رہے تو ہم میں اور ان میں کیا فرق رہا۔ آج کل اسلام کی حالت کیسی نازک ہے۔ ایسے وقت میں ایک ایک پیسہ اسلام کے لئے قیمتی ہے۔ اس لئے ہم نے یہ خیال کیا کہ ہم یہ تھوڑی دیر کی لذت چھوڑ دیں۔ اور یہی موٹر کا خرچ اشاعت اسلام کے

صہ۴ ہیں خرچ کرنے کے لئے قادیان روانہ کر دیں۔ اور اس کے متعلق ایک مضمون لکھ کر مصباح میں شائع کر دیں یہ بہت اچھا ہو گا۔ الحمد للہ کہ ہمارا یہ ریزولیوشن چھوٹوں بڑوں کے اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ جو آپکی خدمت میں موٹر کا خرچ پانچ روپے کا نوٹ ارسال ہے ؛

راقمہ سکینہ بائی اہلیہ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن

ایڈیٹر: پانچ روپیہ پہنچ گئے۔ جزاکم اللہ۔ بہت ہی پاکیزہ نمونہ ایثار و اتباع سنت اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا دکھایا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقسام مچھلی

یہاں پر ملک سندھ میں مچھلی کثرت سے ہوتی ہے اور صدہا قسم کی ہوتی ہے اور جسقدر کثرت سے ہوتی ہے اُسی قدر لوگ کثرت سے کھاتے ہیں ڈبھرا اور پلّہ یہ دو مچھلیاں یہاں پر اعلیٰ درجہ کی سمجھی جاتی ہیں باقی اور بھی کھاتے سب ہی قسم کی مچھلی ہیں پوٹیکیوں سنگاری گُنتر یون اور گھنا گٹ کھگہ مؤخر الذکر مچھلی بہت ہی بُری ہوتی ہیں جنکے دیکھنے ہی سے سخت نفرت آتی ہے پر سندھی لوگ عموماً سب ہی کھاجاتے ہیں اور کوئی نہیں چھوڑتے عام لوگ تو کھاتے ہی ہیں پر خاص لوگ بھی نہیں چھوڑتے عام طریقہ سے فقط خالص پانی سے دھوئی اور پکانے چڑھادی بُو کا خیال یا مچھاہند سے بالکل نہیں گھبراتے ڈبھرا مچھلی (جسکو ہندوستان میں شائد رہو مچھلی کہتے ہیں) جاڑوں میں اکثر عمدہ اور بڑی ملتی ہے جو دریائے سندھ سے پکڑی جاتی ہے یا نارے سے دونوں میں فرق ہوتا ہے دریا کی مچھلی کے چھلکوں کی رنگت سفید چمکدار ہوتی ہے اور نارے کی سیاہ کیونکہ نارے کا پانی بھی کالا سا جاتا ہے جاڑوں میں تو ایک چار یا پانچ سیر یا چھ سات سیر پختہ کی مچھلی لیکر رکھ لیتے ہیں اور آٹھ روز برابر تلکر یا سالن پکاکر کھاتے رہتے ہیں مچھلی کا پیٹ چاک کرکے صاف کرکے اور قتلے کر لیتے ہیں چانے نہیں اُتارتے پھر نمک لگاکر کسی ڈلیا میں رکھ لیتے ہیں اور پکاتے وقت اوپر والے موٹے چانے اُتار مع کالی کھال کے داغ میں چھوڑ دیتے ہیں پھر مصالحہ خوب ڈالکر پکاتے ہیں عموماً تلتے بھی اسی طرح ہیں نمکین مچھلی کے قتلے کڑکڑاتے گھی میں چھوڑ دیتے ہیں جب سُرخ ہوجائیں نکالکر اوپر بھی سُرخ مرچ کوٹ کر چھڑک دیتے ہیں سل بٹے پر مصالحہ پیسنے کا یہاں پر رواج نہیں ہے نہ یہاں پر سل بٹا کسی کے گھر دیکھنے میں آتا ہے ہمیشہ آہن دستہ میں سب مصالحہ کوٹ کر ڈالتے ہیں نمکین مچھلی کے قتلے انگاروں پر بھی پکاکر کھاتے ہیں۔

کُراٹرین جو رہو مچھلی کے بچے ہوتے ہیں آجکل کے دنوں میں جبکہ دریائے سندھ اور دریائے اٹک وغیرہ سے یہاں پر نہریں سیراب ہو رہی ہیں تو رہو کے بچے بہت پکڑے جاتے ہیں جنکو یہ لوگ دُھوپ میں سُکھاکر رکھ چھوڑتے ہیں اور اخیر جاڑے تک اُنکو تل کر کھاتے رہتے ہیں اور جب سُکھاتے ہیں سوائے اسکے پیٹ کی آلائش نکالنے کے نہ دھوتے ہیں نہ کُھرچتے ہیں نہ پَر کترتے ہیں نہ آنکھیں نکالتے ہیں سالم کی کی سالم رکھتے ہیں ایک مچھلی گندٹ ہوتی ہے اور ایک سنگٹی غرض کہ جتنی قسم مچھلی کی ہیں سب میں اعلیٰ قسم یہی ہے جسکو سندھی لوگ ڈبھرا کہتے ہیں اور ہندوستان میں رہو کہتے ہیں جسطرح قسما قسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی مچھلی یہاں پر کثرت سے ہوتی ہے پلّہ مچھلی بھی عمدہ ہے پر کانٹے کثرت سے اور باریک ہیں لیکن کھانے میں لذیذ ہوتی ہے۔ اسی طرح پکانے کی ترکیبیں بھی مختلف ہیں یعنی سینا داستا تلنا سالن۔ سالن تو عام ترکیب سے پکتا ہے تلنا بھی چاہے کوئی مصالحہ میں سوندھ کر تلے یا فقط نمکین قتلے گھی میں ڈالکر تل لے کُٹی ہوئی مرچ سُرخ اوپر بُرک لیں داستا بھی سالن کی ترکیب سے ہے پر اتنا فرق ہے کہ سالن میں مصالحہ داغ کے ڈالا جاتا اور اسمیں نہیں پلّہ مچھلی لیکر صاف کرکے گرم مصالحہ نمک مرچ دھنیا انار دانہ کوٹ کر تھوڑے سے پیاز نہایت باریک پچھے کتر کر مچھلی کے ۴ یا ۶ ٹکڑے کرکے گھی چھڑکیں پھر اوپر سے نصف مصالحہ چھڑکیں اور نصف گھی اور نصف مصالحہ پیازوں میں ڈالکر ہاتھ سے خوب مَلکر قتلوں پر رکھ دیں دیگچی میں ڈالکر تھوڑا پانی بھی ڈالدیں دیگچی آنچ پر پکنے چڑھا دیں جب پک چکے اُتار لیں پانی بالکل نہ رہے گھی چھوٹ جائے ہاں اس مصالحہ میں دہی بھی پڑتی ہے دہی تو عموماً سب لوگ مچھلی میں ڈالتے ہی ہیں یہ تو ہوا داستا اور سینتے اس طرح ہیں کہ سالم پلّے کے چار ٹکڑے کرتے ہیں چھلکے نہیں اُتارتے مصالحہ بھی یہی ہوتا ہے پیاز ذرا موٹے اور کثرت سے ڈالتے ہیں اُنکو باریک چھٹین یا سر کنڈ دال پر جسطرح اروی کے پتّوں کی پتوڑ پکائی جاتی ہے بھاپ پر اس طرح پکاتے ہیں اگر کوئی صفائی پسند ہو

اور چھلکے اُتارنے چاہے تو جس طرح منگوچھیان بناتے ہیں دیگچی کے مُنہ پر کپڑا باندھ کر اسی طرح یہ بھی پکاتے ہیں اوّل تو سب مچھلی پیاس لگاتی ہے لیکن پلّہ مچھلی بھی بہت پیاس لگاتی ہے دہی اور گھی سے کمی ہو جاتی ہے پلّہ مچھلی تازہ عمدہ ہوتی ہے باسی بہت نکمّی ہو جاتی ہے ٭

عاجزہ سیدہ شہربانو والدہ میر نور محبوب احمد خلف صاحب

ازاحمد پورہ دارا واہن۔ مُلک سندھ

تحفۂ کشمیر

چاکولیٹ:۔ اوّل درجہ پر چاء۔ دوئم کافی۔ سوم کوکوء۔ یہ تو مشہور عام ہیں۔ چاء کافی تو اسی قدر مروّج ہیں۔ کہ فی زمانہ ہر آدمی خواہ کسی مُلک کا ہو چائے کا شائق ہے لیکن چاکولیٹ Chocolate فی الحال اسقدر عام نہیں ہُوا۔ یہ دراصل کوکوء ہی کا جُزء اعلیٰ ہے جو کوکوء ہی کے بیجوں کو باریک پیسکر قدرے چینی کچھ نشاستہ ملا دیا جاتا ہے۔ جب یہ تینوں چیزیں خوب حل ہو جائیں تو خاص قسم کی میز پر پھیلا دیا جاتا ہے۔ اور آگ کے ذریعے خشک کرکے سفوف سا بنا لیتے ہیں اور یہ چاکولیٹ کہلاتا ہے۔

چاء۔ کافی۔ کوکوء تمام قسم کی گرم مشروبات میں سے چاکولیٹ ہی میں بہت سی غذائیت ہے۔ کیونکہ سُنا ہے اسمیں کچھ گوشت کا جزء بھی ملا ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لیئے نہ صرف خوش ذائقہ بلکہ طاقت بخش بھی ہے۔ اور چاء کی طرح اعصاب پر اس کا بد اثر نہیں پڑتا۔ اسکے تیار کرنے میں کوئی دِقّت نہیں بہنوں کی آسانی کے لیئے اس کا طریق بنانے کا بھی لکھا جاتا ہے۔ کہ صرف آدھ سیر پانی دیگچی میں ڈالکر چولہے پر رکھیں۔ جب ذرا گرم ہو تو اس میں سے دو اونس یا آدھی پیالی۔ پانی لیکر اس میں چائے کا بڑا چمچہ چاکولیٹ (جو بند ڈبوں میں بازار سے ملتا ہے) ڈالکر خوب حل کریں جب بالکل لئی سی ہو جائے تو دیگچی کا پانی جوش آنے پر اس میں کا حل شدہ چاکولیٹ ڈالکر قریب ۳۔۴ منٹ کے جوش آنے دیں۔ پھر حسب پسند دودھ و چینی ڈال کر استعمال کریں۔ لیکن ایسی چیزوں کے کثرت استعمال سے ہمیشہ بچنا چاہیئے۔ ورنہ عادت بلکہ نشہ ہو جاتا ہے جس سے صحت پر سخت بُرا اثر پڑتا ہے۔ ہر چیز کا اعتدال پر ہی استعمال بہتر ہے۔

جام:۔ سیب نو دس۔ چینی ایک سیر۔ کشمش۔ مرچ سیاہ۔ ادرک۔ نمک۔ پہلے سیب چھیل کر ہر ایک کے چار چار ٹکڑے کر تھوڑا نمک لگا کر ۴۔۵ منٹ رکھیں۔ صاف دیگچی میں جو بالکل گیلی نہ ہو۔ چینی اور سیب کی قاشیں ڈالکر چولہے پر رکھیں۔ پانی نہ ڈالیں۔ کشمش۔ سیاہ مرچ ادرک کے باریک لچھے بھی ڈال دیں۔ قوام پکنے پر سیب کی قاشیں گل جاتی ہیں۔ اُتار لیں اور گرم گرم ہی کسی صاف بوتل یا ٹین میں ڈالکر رکھیں۔ یہ جام نہایت لذیذ اور دیر تک رہتا ہے۔ آڑو کا بھی اسی طرح بنتا ہے۔

جام گلاس کا:۔ گلاس پھل آلوچہ سے مشابہ کشمیر میں ہوتا ہے۔ اور آلو بخارا ہرا جو خرمانی کی شکل کا اور مختلف رنگوں کا ہوتا ہے۔ اُودا۔ زرد۔ سبز۔ اُودا اور سبز تو بہت شیریں ہوتا ہے۔ سُرخ و زرد قسم کا ذرا تُرشی مائل ہوتا ہے۔ اس کا جام بھی بہت مزیدار بنتا ہے ہم اکثر یہ جام بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ جو کھاتا ہے وہ اس کی لذّت نہیں بھولتا۔ اور ہضم کے لیئے بھی بہت مفید ہے۔ گلاس آلو بخارے کے جام کی ترکیب یہ ہے:۔ پھل گلاس ہو یا آلو بخارا۔ دو سیر۔ چینی ایک سیر۔ مرچ سیاہ۔ کشمش وغیرہ حسب پسند۔ پھل کو صاف کر کے ... ... صاف ہاتھوں سے مل لیں تو انکی گٹھلیاں الگ ہو جائینگی وہ پھینک دیں۔ اور اس میں اچھی طرح چینی ملا کر دیگچی میں ڈالکر قوام پکا لیں اور سیاہ مرچ کشمش ادرک کے لچھے۔ تھوڑا سا نمک ملا کر اُتار لیں اور صاف بوتل میں ڈال کر رکھیں۔ اثنائے تیاری میں پانی کہیں بھی استعمال نہیں ہوتا۔ اس لیئے یہ دیر تک ہی رہ سکتا ہے۔

انڈوں کی حفاظت یہ تو سب کو معلوم ہے انڈوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمک میں رکھیں تو وہ عرصہ تک خراب نہیں ہوتے۔ انکے خراب ہونیکی وجہ باریک سوراخوں کے ذریعے آکسیجن گیس کا۔ داخل ہونا ہے۔ اگر ان پر تیل یا کوئی چکنی چیز لگا دیں تو بھی یہ سوراخ بند ہوجاتے ہیں۔ لیکن سب سے طریق یہ ہے انڈوں پر گوند خوب اچھی طرح لگا کر خشک کرکے رکھیں تو عرصہ تک خراب نہ ہونگے۔ اور چونے کے پانی۔ لائم واٹر بھگو کر خشک کرلیں تو بھی انکے باریک سوراخ بند ہوجائینگے اور آکسیجن گیس نہ داخل ہوسکے گی انڈے چار پانچ ماہ اصلی حالت میں رہینگے۔ ذائقہ وغیرہ میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی ؏

راقمہ "نسیم" کشمیر

مصباح آدھی قیمت پر

گلمرگ سے صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار سید محمد حسین شاہ صاحب نے دو روپے آٹھ آنے بھیجے ہیں۔ کہ دو ایسی خواتین کے نام اخبار جاری کی جائے جو ۔۔۔۔۔۔ پوری قیمت کی بجائے آدھی قیمت دے سکتی ہیں۔ درخواستیں ایڈیٹر مصباح کے نام آئیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ہمارے بھائی ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب سیالکوٹی کو جو آجکل سول ہسپتال جنجا (افریقہ) میں کام کرتے ہیں ۲۵۔ اگست ۱۹۲۷ء پہلا فرزند عطا کیا ہے۔ دونو میاں بیوی نے اس پیدائش سے بہت پہلے یہ عہد کیا تھا کہ اس مولود کو دین کی خدمت کے لئے وقف کردینگے بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے خادم دین بنائے اور ماں باپ کو اسے اس مقصد کے مطابق تعلیم تربیت دینے کی توفیق دے اہلیہ ڈاکٹر صاحب ایک سال کے لئے کسی غیر مستطیع بہن کے نام مصباح جاری کر دینے کا ارشاد بھیجتی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خواتین فیروزپور

گذشتہ مصباح میں عزیزہ محمودہ بیگم بنت سید غلام حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور برائے امداد مسلم آؤٹ لک کا چندہ مبلغ صہ درج ہوچکا ہے بعد میں جو رقوم وصول ہوکر صدر انجمن میں بھیجی جاچکی ہیں وہ ذیل میں درج کیجاتی ہیں

اہلیہ صاحبہ مرزا نصر علی صاحب وکیل عا؍	اہلیہ صاحبہ صوفی علی محمد صاحب (درجہ تھم)
" " پیر اکبر علی صاحب وکیل صہ؍	" " بابو عبداللطیف صاحب عہ؍
مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ صہ؍	اہلیہ صاحبہ بابو محمد عثمان صاحب عہ؍
اہلیہ صاحبہ بابو عبدالعزیز صاحب صہ؍	" " ضیاء الحق خان صاحب عہ؍
" " بابو محمد فاضل صاحب عا؍	" " میاں محمد یعقوب صاحب عہ؍
	" " محمد علی صاحب ۸؍

اسکے علاوہ مندرجہ ذیل رقوم اس ماہ میں وصول ہوئی ہیں اور چندہ کے ساتھ بھیجی جائینگی انشاء اللہ } میزان للعہ

اہلیہ صاحبہ بابو عبداللطیف صاحب عا؍ ۔ اہلیہ صاحبہ بابو محمد افضل صاحب عہ؍

(۲) ہماری جماعت کی مستورات نے محضر نامہ کی تکمیل میں حصہ لیا۔ اور انہوں نے شہر میں پھر اور بعض دیہات میں بھی جاکر انگوٹھے لگوائے جنکی کل تعداد ۱۵۰۰ کے قریب ہے جن میں سے بڑی تعداد مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ کی ہے اور اسکے علاوہ خاکسار راقمہ اہلیہ صاحبہ بابو محمد افضل صاحب نے ۵۰۰ سے زیادہ نشان انگوٹھہ لگوائے اور انکے علاوہ اہلیہ صاحبہ بابو محمد حسن صاحب۔ اہلیہ صاحبہ بابو سراج الدین صاحب اور اہلیہ صاحبہ میاں محمد علی صاحب نے بھی لگوائے ؏

خاکسارہ بیگم پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ فیروزپور شہر
۲۷-۹-۱۶

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)